بند کیجئے پرنٹ کیجئے اپنے احباب کو ای میل کیجئے

جنگ

Share

ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل

کرپشن کیخلاف پاکستان کی کارکردگی بھارت اور چین سے بہتر

پڑوسی ممالک نے پرانا اسکور برقرار رکھا یا 2015ء میں کچھ پوائنٹس کم کیے، 2014ء کی رینکنگ میں پاکستان کا 50واں نمبر تھا، 2015 میں بہتر ہوکر 53واں ہوگیا، برلن میں رپورٹ جاری

سی پی آئی اسکور 30 ہوگیا، کرپشن کیلئے عدم برداشت کی پالیسی اختیار اور سفارشات پر عمل کرکے پاکستان زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتا تھا، چیئرمین ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل پاکستان سہیل مظفر

اسلام آباد (انصار عباسی) ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل نے بدھ کو برلن میں اپنی سالانہ رپورٹ برائے 2015ء جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکستان میں کرپشن میں کمی آرہی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 2014 میں پاکستان 50واں انتہائی کرپٹ ملک تھا اور 2015ء میں 53واں کرپٹ ملک رہا۔ رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان نے کرپشن کی روک تھام کیلئے اپنے پڑوسی ملکوں بشمول چین، بھارت، ایران، افغانستان، بنگلادیش، سری لنکا اور نیپال کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ ممالک پاکستان سے زیادہ کرپٹ ہیں بلکہ یہ ممالک اپنی گزشتہ رینکنگ پر برقرار رہے یا پھر 2015ء میں کچھ پوائنٹس کم کیے۔ اگرچہ ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل برلن کی رپورٹ میں ہونے والی ٹائپنگ کی غلطی سے معلوم ہوتا ہے کہ 2015ء میں 9 ملکوں کے مقابلے میں پاکستان کی رینکنگ بہتر ہوئی ہے لیکن حقیقتاً پاکستان کی رینکنگ میں 2014ء کے مقابلے میں تین درجے بہتری آئی ہے یعنی 2014ء میں 50واں نمبر تھا اور 2015ء میں یہ 53واں رہا۔ ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل پاکستان کی جانب سے جاری کی جانے والی پریس ریلیز کے مطابق چیئرمین سہیل مظفر کا کہنا ہے کہ رواں سال ایک مرتبہ پھر پاکستان کا سی پی آئی (کرپشن پرسیپشن انڈیکس) اسکور ایک پوائنٹ کے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 30 ہوگیا ہے اور پاکستان کی رینکنگ میں تین درجے بہتری آئی ہے۔ 2015 کا سی پی آئی اسکور بہتر ہے لیکن اس کے باوجود سہیل مظفر کا ماننا ہے کہ پاکستان اس سے زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتا تھا جس کیلئے کرپشن کیلئے عدم برداشت کی پالیسی اختیار کرنا ہوگی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل پاکستان کی تجاویز پر عمل کرے گی جس سے کرپشن میں مزید کمی آئے گی اور آئندہ برسوں میں سی پی آئی اسکور مزید بہتر ہوگا۔ سہیل مظفر نے مزید کہا کہ پانچ سارک ممالک میں سے پاکستان وہ واحد ملک ہے جس نے سی پی آئی اسکور بہتر کیا ہے جبکہ باقی ملکوں کا اسکور پرانا ہی ہے یا پھر انہوں نے 2014ء کے مقابلے میں کم اسکور حاصل کیا ہے۔ مجموعی طور پر 2015ء کے انڈیکس میں 168 ملکوں کے دو تہائی نے صفر سے اوپر کی طرف جانے والے معیار کے تحت 50 سے کم اسکور حاصل کیا (ان میں پاکستان بھی شامل ہے)۔ صفر کے قریب ممالک زیادہ کرپٹ سمجھے جاتے ہیں جبکہ 100 کی جانب ممالک شفاف اور کم کرپٹ سمجھے جاتے ہیں۔ ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل کی ریلیز کے مطابق سب سے زیادہ کمی برازیل کے اسکور میں (پانچ پوائنٹس) ہوئی اور 7 درجے نیچے 76 کے رینک پر آگیا۔ پیٹروبراس اسکینڈل کی وجہ سے برازیل کے عوام سڑکوں پر آگئے تھے اور عدالتی کارروائی شروع ہونے سے برازیل میں کرپشن روکی جاسکتی ہے۔ انڈیکس میں 168 ممالک میں سرکاری شعبہ جات میں ہونے والی کرپشن کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ڈنمارک دوسری مرتبہ سرفہرست رہا جبکہ سب سے خراب کارکردگی کا مظاہرہ شمالی کوریا اور صومالیہ نے کیا؛ دونوں کا اسکور 8 رہا۔ گزشتہ چار سال کے دوران لیبیا، آسٹریلیا، برازیل، اسپین اور ترکی کی رینکنگ میں نمایاں کمی آئی۔ بہتری کی جانب گامزن ممالک میں یونان، سینیگال اور برطانیہ ہیں۔ سی پی آئی سرکاری شعبے میں کرپشن کے حوالے سے ماہرین کی آراء پر مبنی اعداد و شمار ہوتے ہیں اور آزاد ممالک میں ان اعداد و شمار کے ذریعے عوام کو اپنے حکمرانوں کا محاسبہ کرنے میں مدد ملتی ہے جبکہ خراب اسکور رشوت ستانی، کرپشن کے خلاف سزاؤں کی کمی اور عوامی ضروریات کے تحت عمل نہ کرنے والے سرکاری اداروں کی عکاسی کرتا ہے۔ ذیل میں 1996ء سے لے کر پاکستان کی کارکردگی پیش کی جارہی ہے، یہی وہ سال ہے جب ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل نے سی پی آئی انڈیکس کیلئے پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ لینا شروع کیا تھا۔

ShareThis
آج کا اخبار پڑھیے
ہفت روزہ اخبار جہاں پڑھیے